www.emarsiya.com

ضیا مضطر ہے دل اپنا وہاں کیا دیکھ آیا ہے   جو ہر اک بات کہنے پر یہ قاصد روئے دیتا ہے

ہجر کی رسم ہم سے چھوٹ پڑے   یا فلک تجھ پہ عرش ٹوٹ پڑے

میر ضیا الدین ضیا دہلوی کی مرثیہ نگاری

کسی تذکرہ نگار نے اس کی مرثیہ گوئی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سید یوسف حسین وصف نوگانوی نے جو مرثیہ نگاروں کا تذکرہ "تاریخ حزنیہ نگاری" (قلمی) تالیف کیا ہے اس میں میر ضیا الدین ضیا دہلوی کی مرثیہ گوئی کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :۔

"میر ضیا الدین نام ضیا تخلص کہتے ہیں ابتدا میں مشق سخن میر تقی میر سے کی، لکھنو بھی گئے، مثنوی سحر البیان میں میر حسن نے آپ سے شاگردی کر اظہار عقیدت کیا ہے۔ ایک مرثیے میں جناب فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ کی شب عاشور بے چینی کی تصویر اس طرح کھینچی ہے۔"

کہا پوتے نے اے بی بی تم اپنا نام بتلاؤ
اس اپنے سر کے بالوں سے یہ جنگل جھاڑتی کیوں ہو

علی جواد زیدی لکھتے ہیں :۔

"کسی تذکرہ نگار نے ان کی مرثیہ گوئی کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن قرائن سے ذیل کا مرثیہ انھیں ضیا کا معلوم ہوتا ہے۔ سفارش حسین نے کسی تحقیق کے بغیر اور غلط طور پر انھیں ضیا دکنی لکھ دیا ہے"۔ (دہلوی مرثیہ گو جلد اول)

مرثیہ

یا رسول اللہؐ مصیبت ہے تمھاری آل پر   ہے ابو سفیان کے پوتے کی طرف فتح و ظفر
تھا تمھارا جو حسین ابن علیؑ نور نظر   کربلا میں آج ہے لب تشنہ و خونیں جگر

عابد بیمار کے ہاتھوں میں اونٹوں کی مہار   سر برہنہ اور چبھتے پاؤں کے تلووں میں خار
زینبؑ و کلثومؑ بھی روتی ہیں غم سے زار زار   کوئی نہیں باقی کہ اس کے دل پہ نہیں غم کا اثر

----

www.emarsiya.com

بے علی اکبرؑ کہاں اور بے علی اصغرؑ کہاں اور عباس علیؑ کا بھی نہیں نام و نشاں
حضرت قاسمؑ کے سر کا سرا بھی ہے خوں چکاں لٹ گیا سامان عروسی کا جو کچھ تھا مال و زر

مقطع

خاک درگاہ معلائے امام دوسرا دیدۂ و دل کو ہر گھڑی سرمہ ہے ضیا
اس جناب پاک پر ہے جو کوئی دل سیں فدا واجب التعظیم ہے اور عاقبت سے بے خطر

علی جواد زیدی لکھتے ہیں :-

"ضیا نے حزنیہ مطالب اور مصائب کے بیان پر زیادہ زور دیا ہے اور شعری محاسن پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ زبان صاف اور اغلاط سے پاک ہے ،بیان گنجلک یا الجھا ہوا نہیں ہے۔اس سے بھی قیاس یہی ہوتا ہے کہ یہ مرثیہ میر ضیا الدین حسین ہی کا ہوگا، ویسے تحقیق کی گنجائش ہمیشہ باقی ہے(دہلوی مرثیہ گو جلد اول صفحہ ۳۲۵)

ہمارے کتب خانے میں میر ضیاالدین ضیا دہلوی کے جو مرثیے موجود ہیں ان مرثیوں میں بھی یہی خوبی موجود ہے جس بات کی طرف علی جواد زیدی نے اشارہ کیا ہے۔

میر ضیاالدین ضیا دہلوی کی مرثیہ گوئی کے چند قوی امکانات موجود ہیں مثلاً

وہ راجہ کلیان سنگھ عاشق عظیم آبادی کے وظیفہ خوار اور استاد تھے اور راجہ موصوف کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے بے پناہ عقیدت تھی ،عاشق مرثیے بھی کہتے تھے ،ابوالحسن امر اللہ الہ آبادی لکھتے ہیں :-

"راجہ کلیان سنگھ عاشق خلف راجہ شتاب رائے ناظم عظیم آباد۔۔۔۔۔ رسولؐ اور تمام اہل بیت کی محبت سے ان کا آب وگل مخلوق ہوا ہے ،ہر دم امیر المومنین علیہ السلام کی محبت کا دم بھرتے ہیں ،اور خود کو مومنوں اور خاندان رسالت کے فدائیوں میں شمار کرتے ہیں ،کافروں اور بت پرستوں پر ہزاروں لعنتیں اور نفریں بھیجتے ہیں۔اس گمراہ گروہ کے اقوال پر سینکڑوں لعن و تشنیع کرتے ہیں۔ان کے اکثر مقرب مصاحبوں کا کہنا ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔۔۔ صاحب تصانیف ہیں، قرآن شریف کے چند